بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
ربوہ
فون ۴۴۹
جلد ۷۲ ۔ جمعرات ۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ ، ۲۷ اخاء ۱۳۶۲ ہش ، ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء ۔ نمبر ۲۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء

عام طبیعت بہتر ہے ۔ کمزوری اور بلڈ پریشر زیادہ ہے ۔
احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے ۔ آمین

عورتوں کے بارے میں اسلام پر کئے جانیوالے اعتراضات کا عملی جواب دینا احمدی عورتوں کی ذمہ داری ہے

ساری دنیا کی احمدی لجنات کا یکساں مزاج اور معیار پیدا کیا جانا ضروری ہے

اس کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت احمدی خواتین کے عالمی دورے کروائے جائیں

جبتک احمدی عورتیں اللہ سے تعلق میں کامیابی حاصل نہیں کرتیں انقلاب نہیں لایا جاسکتا

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ : ۲۲ اخاء / اکتوبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۲ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں تشریف لے گئے اور خواتین سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں انکی عالمی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ نیز پیار اور محبت سے تربیت کرنے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرکے اللہ کا پیارا بننے کیطرف توجہ دلائی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گیارہ بجکر پانچ منٹ پر احاطہ دفتر لجنہ اماء اللہ میں واقع مقام سالانہ اجتماع میں تشریف لائے ۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ذہین طلبہ وطالبات کو انعامی تمغہ جات کی تقسیم کی نویں تقریب میں دو طالبات کو تمغہ جات تقسیم فرمائے یہ طالبات مندرجہ ذیل ہیں ۔

مکرمہ رجیہ تنویر صاحبہ بنت مکرم چوہدری انعام اللہ صاحب ملتان انہوں نے بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان سے ایم اے اردو کے امتحان میں اول آکر طلائی تمغہ اول حاصل کیا ۔ دوسری طالبہ مکرمہ حامدہ زرین صاحبہ بنت مکرم محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ نے ایم اے سیاسیات کے امتحان ۱۹۸۳ء میں سندھ یونیورسٹی جام شورو میں دوم آکر طلائی تمغہ دوم حاصل کیا ۔

حضور ایدہ اللہ نے گیارہ بجکر اٹھارہ منٹ پر خطاب کا آغاز فرمایا جو ٹھیک ۱ گھنٹہ جاری رہا تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے لجنہ اماء اللہ کے عالمی اجتماع میں کامیاب حاضری پر مستورات کو مبارکباد دی ۔ اور فرمایا کہ یہ تو امید تھی کہ حاضری میں اضافہ ہوگا اور قدم ترقی کی جانب اٹھے گا مگر یہ خیال نہیں تھا کہ لجنات اپنی خوشکن حاضری میں خدام کو بھی پیچھے چھوڑ دیں گی امسال ۴۳۰ لجنات کی ۶۹۹۷ خواتین حاضر ہیں جبکہ گذشتہ سال ۳۲۵ لجنات کی ۲۹۵۰ خواتین آئی تھیں اس طرح سے پچھلے سال کی نسبت قریباً دوگنا اضافہ ہوا ہے

حضور نے فرمایا عورتوں کی ترقی خوشکن ہے اور اس زمانے میں عورتوں کا آگے بڑھنا زیادہ ضروری ہے کیونکہ اسلام پر بڑا اعتراض یہی ہوتا ہے کہ اس مذہب میں عورت کے حقوق ادا نہیں کئے جاتے ۔ حالیہ سفر میں ایک بھی ملک ایسا نہیں تھا جہاں یہ اعتراض نہ کیا گیا ہو ۔ تاہم اللہ کے فضل سے جب ان کو جواب دیا جاتا تو ان کی تسلی ہوتی اور خود عورتیں اس کا اعتراف کرتیں ۔ آسٹریلیا میں ایک مجلس کے دوران اسلامی تعلیم سن کر ایک عورت نے کہا کہ اگرچہ مجھے ابھی مزید مطالعہ کی ضرورت ہے تاہم یہ تو طے ہے کہ میں نے لازماً مسلمان ہونا ہے ۔

حضور نے فرمایا عورتوں کے ضمن میں مشکل سوال یہ سامنے آتا ہے کہ عورتوں کے حقوق صحیح طور پر ادا کرنے والا اسلامی معاشرہ کہاں ہے ۔ کوئی اسلامی ملک ہم ایسا پیش نہیں کر سکتے جہاں عورت اسلامی معاشرہ میں رہ رہی ہو اس لئے اس سوال کے جواب میں ہمیشہ دقت ہوتی ہے ۔ تاہم ربوہ کا ذکر کرکے کچھ تسلی کی جاتی حضور نے فرمایا اس سوال کا جواب دینا احمدی خواتین کی ذمہ داری ہے اس لئے ضروری ہے کہ ساری دنیا کی لجنات کا ایک یکساں مزاج اور معیار پیدا کیا جائے اس کیلئے لجنہ کی ارکان کے عالمی دوروں کا انتظام کیا جائے جو ساری دنیا کی عورتوں سے جاکر ملیں اور یہاں آکر رپورٹ دیں ۔

حضور نے فرمایا دوسرا اہم مسئلہ عورت کی آزادی ہے ۔ عورتوں کا یہ حق ہے کہ ان کو آزادی دلائی جائے ۔ مگر کس سے ۔ آج مغربیت کے زہر نے عورت کو آزادی کے نام پر جانور بنا دیا ہے پھر اقتصادی لحاظ سے بھی اس پر ظلم کیا جاتا ہے ۔ اسلام عورت پر کمانے کی ذمہ داری نہیں ڈالتا مگر کمانے سے روکتا بھی نہیں ۔ عورت کی کمائی کی صورت پر اس پر پابندی نہیں کہ وہ اپنی آمدنی پر خرچ کرے یہ مرد کی ذمہ داری ہے مگر مغرب میں عورت کو یہ حق بھی نہیں ۔ اس لئے عورت کو مغربیت سے آزاد کرانا بہت اہم مسئلہ ہے ۔

حضور انور نے احمدی مستورات کو ایک اور اہم بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے

(باقی صفحہ ۸ پر)

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع کا افتتاح

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چھبیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ اخاء / اکتوبر تا ۳۰ اخاء / اکتوبر منعقد ہو رہا ہے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعد نماز جمعہ بوقت ۳½ بجے مسجد اقصیٰ کے صحن میں اس اجتماع کا افتتاح فرمائیں گے ۔ انشاء اللہ العزیز

تمام احباب سے گذارش ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر اجتماع میں شمولیت فرمائیں ۔

(قائد عمومی)
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد قرآن کریم کا کم از کم ۱۰۰ زبانوں میں ترجمہ کرواکر شائع کرنا ہے

وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ

۲۷ اخاء ۱۳۶۲ ہش

غلبۂ دین کی جدوجہد میں کامیابی کا اصل راز

اللہ تعالیٰ نے جہاں مومنوں کو انصار اللہ یعنی اللہ کے دین کے مددگار بننے کی تلقین کی ہے وہاں نصرتِ دین کا طریق یہ بتایا ہے کہ مومنوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو اللہ اور اس کے دین کی راہ میں وقف کئے رکھیں یعنی یہ کہ جب ان سے دین کی راہ میں اُن کے مال کا مطالبہ کیا جائے تو وہ مالی قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور اسی طرح جب جانوں کا مطالبہ ہو تو بے دریغ جانیں قربان کر دکھائیں۔

اپنے اموال اور اپنی جانیں اللہ اور اس کے دین کی راہ میں قربان کرنے کا حکم جہاد بالسیف اور جہاد بالقرآن دونوں پر حاوی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو ضرورت پیدا ہونے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت ملنے پر مجاھدوا فی سبیل اللہ بھی بن کر دکھایا اور عام حالات میں جبکہ جہاد بالسیف کی ضرورت نہ تھی۔ انہوں نے تبلیغ کے میدان میں مالوں اور جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ثابت کر دکھایا کہ وہ بحمد اللہ تعالیٰ بہترین داعی الی اللہ بھی ہیں۔

لیکن اس ضمن میں یہ جاننا ضروری ہے کہ توحید باری تعالیٰ کے قیام اور دین کی سربلندی کے لئے صرف مالی اور جانی قربانیاں پیش کرنا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اس امر کا اہتمام بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ قربانیاں عنداللہ مقبول بھی ہوں کیونکہ جب تک مالی اور جانی قربانیاں خدا کی جناب میں مقبول نہ ہوں اس وقت تک وہ سراسر بے نتیجہ رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ قربانیاں ان لوگوں کی مقبول ہوتی ہیں جو عبادت کا حق ادا کرتے ہیں اور جن کی زبانیں ہر آن ذکر الٰہی سے تر رہتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں جہاں یہ فرمایا ہے کہ اس نے مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال جنت کے وعدہ کے عوض خرید لئے ہیں وہاں ساتھ ہی اُن مومنوں کے اوصاف کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ یہ سودا صرف ان مومنوں سے ہی کرتا ہے جو اس کی جناب میں جھکنے والے اور اپنے عمل سے اپنی عبودیت کا حتمی ثبوت دینے والے ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(التوبہ آیت ۱۱۲)

ترجمہ:۔ (اللہ جنت عطا کرنے کے وعدہ پر جانوں اور مالوں کا سودا جن مومنوں کے ساتھ کرتا ہے یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو) توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، خدا کی حمد کرنے والے ہیں، خدا کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں، رکوع کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، نیک باتوں کا حکم دینے والے ہیں اور بُری باتوں سے روکنے والے ہیں اور اللہ کی قائم کردہ حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں (اے رسول!) ایسے مومنوں کو تو (فوز عظیم) کی بشارت دے دے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ غلبۂ دین کی جدوجہد میں کامیابی کے لئے صرف مالی اور جانی قربانیاں ہی کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ جانی و مالی قربانیاں کرنے والے عابد و زاہد ہوں، دن اور رات ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے ہوں اور خاص تعہد سے اعمال صالحہ بجا لانے والے ہوں۔ عبادت کا حق ادا کئے بغیر نیز ذکر الٰہی اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل کئے بغیر غلبہ دین کی جدوجہد میں کامیابی سے ہمکنار ہونا ممکن ہی نہیں ہوتا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں ہمیں اپنی جانیں اور اموال خدا کی راہ میں بیچ کر نصرتِ دین کا فریضہ ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی عبادت کا حق ادا کر کے خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"(ترجمہ از عربی) اللہ کے لئے سایہ سے بھی زیادہ فرمانبردار ہو جاؤ اور شفاف پانی سے بھی زیادہ مصفا ہو جاؤ اور اپنے افعال کے ساتھ نصیحت کرو نہ کہ محض اقوال کے ساتھ اور زبان کی نگہداشت کرو اور دلوں کو پاک کرو ..... اپنے رب کے لئے ہو جاؤ اور دین کو دنیا پر ترجیح دو ..... اے عقلمندو! تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ اختیار کرو۔ اور اس کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنی باگ شہوات کی طرف موڑ لی ہو۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

نورِ بہجت سے ہر سُو اُجالا ہُوا

تیری آمد سے اے چرخِ دیں کے قمر، نورِ بہجت سے ہر سُو اُجالا ہُوا
ہو گئے پُر ضیا صحن و دیوار و در، حُسنِ ربوہ یقیناً دوبالا ہُوا

آنکھیں روشن ہوئیں تیرے دیدار سے، سب کے چہرے خوشی سے شگفتہ ہوئے
کھنچے آئے احباب سارے ترے، ماہ کے گرد جیسے کہ ہالہ ہُوا

تو غلامِ شہنشاہِ دنیا و دیں، اُس کی ناموس و عظمت کا تُو ہے امیں
تجھ کو حاصل ہے لطفِ خدا بالیقیں، نزدِ حق مرتبہ تیرا اعلیٰ ہُوا

تُو ہے درجِ امات کا روشن گہر، ہے کُلاہِ خلافت ترے زیبِ سر
تُو اولوالعزم محمودؓ کا ہے پسر، تُو ہے آغوشِ مریمؑ کا پالا ہُوا

روئے انور سے حُسنِ ازل ہے عیاں، جسکی ضو سے خجل مہر و مہ کہکشاں
تجھ کو دیکھیں یہ تابِ نظر ہے کہاں، نُور کے سانچے میں تُو ہے ڈھالا ہُوا

جانبِ شرق تُو نے کیا تھا سفر، منہمک کارِ دیں میں تھا شام و سحر
ہمعناں تیرے تھی نصرتِ دادگر، تجھ سے اسلام کا بول بالا ہُوا

از عنایاتِ الطافِ حق کبریا، شہرِ سڈنی میں مسجد کی رکھ دی بنا
کتنی خوش بخت ہے ارضِ آسٹریلیا، دہر میں مرتبہ اُس کا بالا ہُوا

تیرے دورے سے عالم ہے بدلا گیا، اب نئی ہے زمیں آسماں ہے نیا
چراغ ایسا تُو نے ہے روشن کیا، پورے مشرق میں ہے نُور پھیلا ہُوا

ہے یہ عاجز ترے در کا ادنیٰ گدا، ہو نگاہِ کرم اس پہ بہرِ خدا
تُو اسے پے بہ پے پھر پلا ساقیا، یہ مئے معرفت کا ہے پالا ہُوا

(سید ادریس احمد عاجز کرمانی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

3

قبلہ اور اس کا فلسفہ

(مکرم عبدالماجد طاہر صاحب رکن دارالافتاء - ربوہ)

نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے قبلہ سے مراد وہ مقدس مکرہ ہے جو مکہ مکرمہ میں موجود ہے۔ جسے کعبہ اور بیت اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کا گھر بھی کہتے ہیں۔ اس کے اردگرد گول دائرہ کی شکل میں ایک مسجد ہے جسے المسجد الحرام کہتے ہیں۔ روئے زمین پر پھیلی ہوئی تمام مساجد اسی مسجد کے تابع اور اس کا ظل ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب تک مکہ میں رہے اس کی طرف منہ کرکے نماز ادا کرتے رہے۔ مدینہ النبویؐ میں ہجرت کرآنے کے بعد چند ماہ بیت المقدس (فلسطین) کی طرف آپؐ نے منہ کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے مستقل طور پر کعبہ کی طرف منہ کرنے کا آپؐ کو حکم دیا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق اس مقدس گھر کو ہمیشہ ہمیش کے لئے عبادت الٰہی کا دائمی مرکز، مسلمانان عالم کی توجہات کا مرجع اور ان کے اجتماع و اتحاد کا مقدس نشان بننا تھا۔ چنانچہ اس وقت سے یہ مقدس گھر مسلمانوں کا دائمی قبلہ ہے۔ اور بحکم الٰہی تا روز قیامت مسلمانوں کا قبلہ رہے گا۔ زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا وَّعَظَمَۃً۔

نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنے کے یہ معنے نہیں کہ مسلمان نعوذ باللہ اس عمارت کی پرستش کرتے ہیں اور اسے پوجتے ہیں۔ مسلمان تو صرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں صرف اس کو ہی اپنا کارساز اور خالق و مالک مانتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "قُلْ لِّلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ" اللہ کے لئے مشرق و مغرب سب برابر ہیں۔ اصل سوال تو خدا کی عبادت کا ہے اور خدا کے حکم میں ہی اطاعت ہے وہ جدھر بھی چہرہ پھیرنے کا حکم دے۔ دل و جان سے اس پر عمل پیرا ہونا ہی عین عبادت ہے۔ وہ جس چیز کو چاہے فضیلت دے دے اور اگر ایک خاص جہت کی تعیین کی جاتی ہے تو وہ بعض حکمتوں پر مبنی ہوتی ہے اور انہی حکمتوں کا ذکر اس مضمون میں کیا جارہا ہے۔

کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی ایک حکمت یہ ہے کہ نماز ایک مخصوص اجتماعی عبادت ہے جس میں یک جہتی اور اتحاد عمل کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے تاکہ سب کی توجہ ایک طرف رہے۔ اس لئے عام حالات میں نماز پڑھنے کے وقت اس مقام کو سمت اور قبلہ مقرر کیا گیا۔ جسے توحید الٰہی کے لئے پہلا اور اصل مرکز ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"بڑی وجہ تو یہی ہے کہ اس کے ذریعہ اتحاد قائم رہتا ہے اگر نماز کے لئے کوئی خاص جہت مقرر نہ کی جائے تو کسی کا منہ مشرق کو ہوگا اور کسی کا مغرب کو، کسی کا شمال کو اور کسی کا جنوب کو اور ان میں کوئی تنظیم اور یک جہتی نظر نہ آئے گی پس مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنے اور پھر صفوں کو درست رکھنے کے لئے اسلام نے ایک جہت مقرر کردی ہاں ریل اور جہاز میں اگر معلوم نہ ہو تو انسان جدھر چاہے نماز پڑھ سکتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ جہت بالذات مقصود نہیں بلکہ تنظیم اور اتحاد اور یک جہتی پیدا کرنے کے لئے اس کی تعیین کی گئی۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جزء ثانی صفحہ ۲۲۴)

نماز جس شان کی عبادت ہے اس کو اسی شان سے ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ پس انسان کی وہ نمازیں جو پراگندہ خیالات شبہات اور وساوس میں مبتلاء ہیں۔ اللہ کے حضور کھڑی نہیں ہوتیں۔ نماز میں حضور و سوز پیدا کرنے کے لئے ایک طریق توجہ کا قائم رکھنا ہے جو کعبہ کیطرف منہ کرکے بطریق احسن حاصل ہوتا ہے۔ اور توجہ کا قائم رکھنا قبلہ کی حکمتوں میں سے ایک بہت بڑی حکمت ہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا جو حکم ہے وہ توجہ کے قائم رکھنے کے لئے بہت ممد ہوتا ہے مکہ معظمہ میں کئی خصوصیتیں ہیں۔ اس جگہ ایک شخص نے اپنی بیوی اور بچہ کو بغیر دانہ اور آبادی اور کسی حفاظت کے خدا کے حکم کے ماتحت چھوڑ دیا اور چونکہ یہ کام خدا کے لئے اس نے کیا تھا۔ خدا تعالےٰ نے اس کی نسل کو اس قدر بڑھایا کہ آسمان کے ستاروں کی طرح گنی نہیں جاسکتی۔ پھر اسکی نسل سے کئی ایک نبی پیدا ہوئے اور آخر وہ انسان جو سب دنیا کی طرف نبی ہو کر آیا وہ بھی اسی کی نسل سے تھا تو جب کوئی مکہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اسے یہ حکمت بھی معلوم ہو کہ ادھر منہ کرکے نماز پڑھنا کیوں مقرر کیا گیا ہے تو اس پر فوراً حضرت اسماعیلؑ کے واقعہ کا اثر ہوتا ہے اور اس بات کی طرف توجہ پیدا ہوجاتی ہے کہ جس خدا کی عبادت میں کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں وہ بڑی شان اور بڑی قدرت والا ہے جب اسے یہ خیال پیدا ہوجاتا ہے۔ تو اس کے پراگندہ خیالات دور ہوجاتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے رعب اور جلال سے دب کر بیٹھ جاتے ہیں۔"

(ذکر الٰہی صفحہ ۱۲۹)

مکہ ہی وہ مقدس مقام ہے جہاں خدا تعالےٰ کی وحدانیت کے گیت گائے گئے جہاں سے تبلیغ توحید کا آغاز ہوا۔ جہاں جگہ جگہ ایسی قربانیاں دی گئیں جو تاریخ عالم میں بے مثال ہیں۔ جہاں کا چپہ چپہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے عطر سے ممسوح ہے۔ جو مقام شعائر اللہ سے معمور ہے ان شعائر میں اہم ترین مقام وہ ہے جسے بیت اللہ ہونے کا منفرد شرف حاصل ہوا۔ توحید کا شیریں دودھ مکہ ہی کی ناف سے نکلا اور جب تک انسان اس مقدس دودھ سے پرورش نہیں پاتا وہ جنم لینے کے قابل نہیں ہوسکتا۔ پس قبلہ کی طرف رُخ کرنے کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ انسان توحید کا دودھ پی کر روحانی دنیا میں جنم لینے کے قابل ہوسکے۔

اس حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اس جگہ وہ عظیم الشان انسان پیدا ہوا جو کل دنیا کے لئے رحمۃ للعٰلمین ہو کر آیا جس کی رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے اور جو خدا تعالےٰ کی کامل شریعت لانے والا ٹھہرا اور وادیٔ غیر ذی زرع ام القریٰ کہلائی اور دنیا کی ناف اس کو کہا گیا۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جب تک انسان تاریکی کے اندر ہوتا ہے اور پیٹ میں ہوتا ہے ساری غذا اس کو ناف ہی کے ذریعہ سے پہنچتی ہے اور اس کی پرورش ہوتی ہے اور پھر آخر وہ ایک جدید راستہ سے پیدا ہوتا ہے اور ایک عظیم الشان فضا کے نیچے آجاتا ہے۔ اسی طرح پر جب دنیا ایک خطرناک ظلمات میں مبتلا تھی۔ اس وقت توحید کا دودھ مکہ ہی کی ناف سے نکلا ہے اور جب تک انسان اس دودھ سے پرورش نہیں پاتا وہ جنم لینے کے قابل نہیں ہوسکتا۔"

الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء

پھر بیت اللہ کو قبلۂ عالم مقرر کرنے کی ایک بہت بڑی حکمت ابراہیمی دعا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ اے خدا مکہ والوں میں ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرما جو دنیا کی ہدایت اور راہنمائی کا موجب ہو اس کے ہاتھ پر آیات الٰہیہ کا ظہور ہو اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسے ایک کامل شریعت عطا ہو۔ وہ شریعت کے اسرار و غوامض کو بیان کرنے والا ہو۔ اور تزکیۂ نفوس اس کا کام ہو نیز مکہ میں جو تیرا گھر ہے اسے وہ مثابۃ للناس بنائے اور اس کی عظمت عالمگیر قبولیت کی حامل ہوجائے۔ اس حکمت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ دعا اس اثر کا تقاضا کرتی ہے کہ آنے والا عظیم الشان نبی اور اس کے متبع بیت اللہ سے تعلق رکھنے والے ہوں تاکہ جب بھی اس کی طرف منہ کرکے نماز ادا کریں انہیں وہ ابراہیمی دعا یاد آجائے جو انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے لئے کی تھی — جب ایک انسان اللہ اکبر کہہ کر نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور بیت اللہ کی طرف اس کا منہ ہوتا ہے تو معاً اس کا فرض اس دعا کی طرف پھر جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نیابت میں میرا کام یہی ہے۔ کہ میں لوگوں کو آیات الٰہیہ کی طرف توجہ دلاؤں۔ انہیں کتاب اللہ کا علم سکھاؤں احکام الٰہیہ کی حکمت ان پر روشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوشۂ حقیقت نیوش

مکرم سید سجاد احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ

"ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شُد" فارسی کا ایک معروف محاورہ ہے۔ اور اسکے معنی یہ ہیں کہ جو بھی نمک کی کان میں جاتا ہے نمک ہو کر رہ جاتا ہے۔ عام طور پر یہ محاورہ اُس وقت بولا جاتا ہے جب انسان کسی ماحول سے بُری طرح متاثر ہو کر بغیر سوچے سمجھے اسی رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ قدیم سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ اور ایک حمام میں سب ننگے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو حواس عطا کئے ہیں، عقل و شعور کی نعمتِ غیر مترقبہ سے نوازا اور اُسے دوسری مخلوق سے ممیز و ممتاز کیا ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے حواس خمسہ اور عقل و شعور کو بروئے کار لا کر اپنے ماحول کو جانچے، پرکھے اس کا حسن و قبح دیکھے اور پھر کوئی فیصلہ کرے۔ بسا اوقات حواس خمسہ اور عقل و شعور بھی بھٹکا دیتے ہیں، اس لئے قالَ اللہ اور قالَ الرسول پر عمل ضروری ہے۔

ہر سنی سنائی بات پر یقین کر لینا دانشمندی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ دلیل کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات پر یقین کرے۔

اور اس پر مستزاد ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝

اے مخاطب! جس بات کا تجھے علم نہ ہو اسکی اتباع نہ کیا کر (کیونکہ) کان اور آنکھ اور دل ان سب کے متعلق تجھ سے پوچھا جائے گا۔

سماعت کا تعلق کانوں سے ہے اور کان اللہ تعالیٰ کا ایک بیش بہا عطیہ ہیں۔ قدرت کے ان گنت لاتعداد اور بے غایت عطایا میں سے ایک عطیہ ہوا بھی ہے۔ ہوا کی لہروں میں جب بھی کوئی آواز پیدا ہوتی ہے تو آواز کی لہریں کانوں کے پردے سے آ کر ٹکراتی ہیں کان محسوس کرتے ہیں اور دماغ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ یہ کس قسم کی آواز ہے۔ گویا کان کسی آواز کو دماغ تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہیں اور دماغ ہر آواز کا تجزیہ کر کے اس کے حسن و قبح کا فیصلہ کرتا ہے۔ اور مختلف النوع آوازوں کا یہ سلسلہ دن رات چلتا رہتا ہے۔ ایک ایسا انسان جو عقل و شعور اور نیک ظن رکھتا ہے وہ ہر سنی سنائی بات پر بلا سوچے سمجھے یقین نہیں کر لیتا۔ بلکہ غور و فکر کے بعد کوئی فیصلہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک واقعہ کے ضمن میں یہ ارشاد فرمایا ہے:۔

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝

(النور: ۱۳)

"جب تم نے یہ بات سنی تھی تو کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنی قوم کے متعلق نیک گمان کیا اور یہ کہہ دیا کہ یہ تو ایک بہت بڑا جھوٹ ہے۔"

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مومن کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ جب کسی مومن کے متعلق کوئی بُری بات سُنے تو نہ صرف یہ کہ اس پر فوراً بلا سوچے سمجھے ایمان نہ لے آئے بلکہ اس کے بالکل الٹ فوراً یہ الفاظ دل اور زبان سے کہے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ مومن اپنے نیک یقین اور حسنِ ظن پر قائم رہے اور بدگمانی اور سوءِ ظن کرنے والوں کو جھوٹا سمجھے۔ خواہ بدگمانی کرنے والا اور ایسی جھوٹی باتیں بتانے والا اس کا دوست، عزیز یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ وہ دوست نہیں دشمن ہے جو خدا کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ پس اس سلسلہ میں کسی کا لحاظ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ صاف صاف کہہ دینا چاہیئے کہ میں ایسی باتیں ہرگز نہیں سُن سکتا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر کسی دوستی، رشتہ داری و عزیز داری کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ دَر اصل بدگمانی و بدظنی کرنے والا اپنے کپڑوں کی خبر نہیں لیتا اور مومن کے سفید نورانی لباس پر اعتراض کرتا ہے۔ اسے چاند سورج کے داغ تو خوب نظر آتے ہیں لیکن ان کی روشنی اور نور سے بے خبر ہے۔ کیا موجیں مارتا ہوا رواں دواں دریا بدگمانی کے بند باندھنے سے کبھی رکا ہے؟ کیا کسی مجرم کے بُرا کہنے سے منصف یا جج کی حیثیت و عزت میں کبھی فرق پڑا ہے؟۔ بدظنی و بدگمانی کرنے والا اور جھوٹ گھڑنے والا شخص اپنا نقصان کرتا ہے۔ اس کی یہ بُرائی اس کے اپنے لئے تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا ہی پیارا شعر ہے ؎

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا

سورج چاند کو بُرا بھلا کہنے یا اسکی روشنی سے انکار کرنے والے اپنی بصیرت و بصارت کا فکر کریں کیونکہ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

آفتاب و ماہتاب کی تخلیق ہی روشنی اور نور پھیلانے کی غرض سے کی گئی ہے۔ بدظنی کرنے والا شپرہ چشم اپنی کوتہ نظری اور بدباطنی کے باعث اگر ان پر تھوکتا ہے تو وہ تھوک اسی کے منہ پر پڑتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے نیک بندے بُروں کو اچھا بنانے کے لئے آتے ہیں۔ بدظنی کرنے والے اچھوں کو بُرا اور نیکوں کو بد بنانے کے درپے ہیں۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے کہ ؎

تم دیکھ کر بھی بد کو، بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عتاب خدائے جہان سے

ایک شخص بادی النظر میں نقب لگا رہا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ نے دیکھ کر فرمایا "تو چور ہے"۔ اس نے کہا "خدا کی قسم میں چور نہیں"۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا "خدا کی قسم میری آنکھوں نے غلط دیکھا"۔ یعنی کھلی آنکھوں دیکھنے کے باوجود پوری احتیاط سے کام لو کیونکہ ؎

شائد تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شائد وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شائد تمہارے فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شائد وہ آزمائشِ ربِّ غفور ہو

بہت سے جھگڑے، قباحتیں اور تلخیاں بدگمانی سے پیدا ہوتی ہیں اور بڑھتے بڑھتے خطرناک صورت اختیار کر جاتی ہیں۔ کیوں کہ بدگمانی کرنے والا دوسرے کی نیت اور دل پر حملہ کرتا ہے۔ حالانکہ وہ اس کی نیت یا دل کے حال کو نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیوں کہ وہ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہے۔ مومن کا کام نہیں کہ وہ اپنے مومن بھائیوں کی عیب جوئی کرے۔ بلکہ ایک دوسرے کی خوبیاں اجاگر کرنی چاہئیں اور اگر کسی قسم کی عیب جوئی۔ بدظنی۔ نکتہ چینی یا اعتراض کا خیال دل میں آئے تو استغفار کرنا چاہیئے اور اپنا محاسبہ کر کے اپنے عیوب اور خامیاں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نہ صرف یہ بلکہ اگر کوئی اس قسم کی باتیں کرے تو اسے صاف صاف کہہ دے کہ میں نہیں سُنتا۔ جہاں اس قسم کی باتیں ہوتی ہوں۔ ایسی مجلسوں سے دور بھاگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ

"یقیناً ہم نے حکم دیا ہے تم کو اس کتاب میں کہ جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے پس ایسے لوگوں کے پاس مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ ان باتوں کو چھوڑ کر اور باتوں میں لگ جائیں اگر ایسا نہ کرو گے اور ان کے پاس بیٹھے رہو گے تو ضرور کسی وقت تم بھی ان کی مانند ہو جاؤ گے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

"جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوح)

ایک اور جگہ ارشادِ باری یوں ہے:۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(الانعام: ۶۸)

"اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں کے بارہ میں بے لگام ہو کر باتیں کرتے ہیں تو اس وقت تک ان سے الگ رہ جب تک وہ اس (بے ہودہ گوئی) کے سوا کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں اور اگر شیطان تجھے بھلا ہی دے تو یاد آنے کے بعد تو ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھ۔"

اس آیت سے اگلی دو آیات میں بھی اس امر کا ارشاد فرمایا گیا ہے کہ گو اس قسم کے بیہودہ گو لوگوں کے حساب کی کوئی ذمہ داری تم پر نہیں ہے۔ اگر تم نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ لیکن نصیحت کرنا تمہارا فرض ہے تاکہ ایسے لوگ بھی تقویٰ اختیار کریں۔ اسی طرح ارشاد فرمایا کہ ایسے لوگوں کو بھی چھوڑ دینا چاہیئے اور ان سے کسی قسم کے تعلقات نہیں رکھنے چاہئیں جنہوں نے دین کو مشغلہ اور کھیل بنا لیا ہے۔ اور دنیاوی زندگی نے ان کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ ایسے لوگوں کو بھی قرآن کریم کے ذریعہ نصیحت کی تاکید کی گئی ہے تا ایسا نہ ہو کہ کسی جان کو اس کی کمائی کے سبب اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرح ہلاکت میں ڈال دیا جائے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اس کا نہ تو کوئی مددگار ہو نہ شفیع ہو۔ بلکہ ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ ایسے لوگ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔

اس قسم کی مجالس جن میں بیہودہ گوئی۔ بدظنی و بدگمانی کا عمل دخل ہو۔ یہ ایک اور لعنت کو بھی سمیٹ لیتی ہیں اور وہ غیبت ہے غیبت یہی ہے کہ کوئی عیب یا خرابی کسی دوسرے میں ہو اور اسے اس کے پس پشت بیان کی جائے۔ باتوں باتوں میں نامحسوس طور پر غیبت کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں یہ برائی زیادہ پائی جاتی ہے۔ جہاں دو چار عورتیں ایک جگہ جمع ہوئیں، غیبت شروع ہوئی۔ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ۔

غیبت، بدظنی اور بے جا تجسس کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ

(الحجرات: ۱۳)

"اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔ اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا اور اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تم اپنے دلوں کو سیدھے کرکے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کرکے اس کی طرف آجاؤ۔"

پھر فرمایا:۔

"ہر ایک زانی، فاسق، خونی چور، کمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور ان کا ہم نشیں اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۷)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

اختلاف قوم کو کمزور کر دیتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (۸/۴۷)

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہا کرو اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی اور صبر کرتے رہو اللہ یقیناً صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔ (نظارت اصلاح وارشاد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے کہ:

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی وصولی آئندہ چار سال میں ۲۸ فروری ۱۹۸۷ء تک مکمل کر لی جائے۔

اب وصولی کا دسواں مرحلہ جا رہا ہے اس مرحلہ کے اختتام سے قبل یعنی ۲۸ فروری ۱۹۸۴ء تک کل بقایا جات کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ وصول ہو جانا چاہیئے۔

امید ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے عہدیداران اس ضمن میں اپنی کوششیں تیز سے تیز تر کر دیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے کہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مختلف زبانوں میں لکھوانی مقصود ہے۔ سب سے پہلے اردو کا مسودہ زیر غور آئے گا اور جو مسودہ اشاعت کے لئے منظور کیا جائے گا اس کے مصنف کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دست مبارک سے ایک خاص تقریب میں انعام عطا فرمائیں گے۔

سیرت کے علاوہ اس کتاب میں جماعت کے پیغام کا تعارف، جماعت کی تعلیم اور جماعت کے مقاصد بھی شامل ہوں گے۔ کتاب کے حجم کا اندازہ تین صد صفحات درسی کتابی سائز ہے۔ ضرورت کے مطابق اس سے کسی قدر زیادہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

ذیلی عنوانوں کے لئے احباب خاکسار سے خط و کتابت یا بالمشافہ گفتگو کے ذریعہ مزید وضاحت حاصل فرما سکتے ہیں۔ (وکیل التصنیف)

"بستی بستی جھنڈا گاڑا جائے گا"

"وہی خواب پوری ہوگی جو میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب تھی۔ جو آپ کے عاشق کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب تھی۔ ساری دنیا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا گاڑا جائے گا اور دشمنِ اسلام کی ساری خوابیں ناکام جائیں گی۔ پوری نہیں ہوں گی اور نامراد نکلیں گی اور ہر جگہ، ہر بستی، ہر قریہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا جھنڈا گاڑا جائے گا یعنی وہی جھنڈا جو درحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا ہے۔ تمام دشمنانِ اسلام کی ہر خواب نامراد جائے گی۔ اگر آپ دعائیں کریں گے، اگر آپ احسن تدبیر سے کام لیں گے۔ اگر آپ برائی کا بدلہ حسن و احسان سے دیں گے اور صبر سے کام لیں گے تو یہی ایک تقدیر ہے جو پوری ہونی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تقدیر نظر نہیں آتی۔"

(الفضل ۹ جون ۱۹۸۳ء)

(قیادت اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

— (بقیہ قبلہ) —

کروں اور انہیں پاکیزہ اور مطہر بنانے کی کوشش کروں۔ پس یہ عظیم الشان مقصد لندن یا نیویارک کی طرف منہ کرنے سے کسی کی آنکھوں کے سامنے نہیں آسکتا اور نہ پیرس کی طرف منہ کرنے سے انسانی قلب میں یہ ولولہ پیدا ہو سکتا ہے اس کی طرف منہ کرنے سے ناچنے اور گانے ہی کا خیال آئے گا۔ عبادت اور زہد اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا کبھی خیال نہیں آئے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جز ثانی صفحہ ۲۲۴، صفحہ ۲۲۵)

پس بیت اللہ ہی توحید فی العبادت کا عظیم الشان نشان ہے۔ مسلمانان عالم دن میں کم از کم پانچ بار اس ایک سمت کی طرف منہ کرتے ہیں جس سے عالمگیر یک جہتی اور اتحاد انسانیت کا خیال افروز اور حسین نصب رساری دنیا کو عطا کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعاون کا شکریہ

خاکسار ایک دو دن کے لئے بسلسلہ توسیع اشاعت کے لئے سیالکوٹ گیا تھا۔ وہاں مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب نے خاکسار سے بھرپور تعاون فرمایا اور خاکسار کو علاوہ اپنے ہاں ٹھہرانے کے اور ہر قسم کا آرام پہنچانے کے اپنی گاڑی میں بٹھا کر مختلف احباب کے پاس لے گئے اور الفضل کی خریداری کی طرف توجہ دلائی۔ ان کے علاوہ مکرم فخر الحق صاحب فائز خدام الاحمدیہ سیالکوٹ اور مکرم محمد ادریس صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیالکوٹ بھی خاکسار کے ساتھ وفد کی صورت میں احباب کے پاس گئے اور الفضل کے خریدار بننے کی احباب کو تلقین فرمائی اس کے علاوہ ان تینوں احباب نے مل کر آئندہ بھی الفضل کی خریداری کی مہم کو تیز کرنے اخبار کی تعداد کو دوگنا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ احباب ان سب کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور نفوس میں برکت دے۔ دینی دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ (مینیجر الفضل)

وعدہ جات تحریک جدید کی سالمہ ادائیگی

۳۱ اکتوبر سے قبل ہونی چاہیئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ اور ولولہ انگیز ارشادات اور خصوصی دعاؤں اور ساری جماعت کی عاجزانہ دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ اندرون پاکستان کو تحریک جدید کے جہاد میں گزشتہ سال سے نمایاں ترقی کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ ۱۰/۸۳ تک وصولی گزشتہ سال کی وصولی (۱۰/۸۲) سے سات لاکھ ۷۶ ہزار روپے زیادہ ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن ابھی ٹارگٹ جو کہ تیس لاکھ روپے ہے کے حصول کے لئے مزید مؤثر کارروائی کی ضرورت ہے۔ تحریک جدید کا نیا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ جن احباب نے اپنے وعدہ کی رقم سو فیصد ادا نہیں کی وہ اس کی ادائیگی کر دیں تاکہ بروقت وصولی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات کے مطابق کر کے ہم اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کے وارث ہوں۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

معلم وقف جدید کا کام

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"..... میری اس نئی سکیم (وقف جدید) پر عمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی (معلم وقف جدید) مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقے کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ اُن سے متاثر ہوں۔ وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں۔

(فرمودہ ۳ فروری ۱۹۵۸ء) (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ

(حدیث النبیؐ)

مومن کو نہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے

نماز بدیوں کو دور کرتی ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (عنکبوت)

ترجمہ:۔ یقیناً نماز بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"غرض وہ اندر جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قرب سے دور جا پڑا ہے اس کو پاک کرنے اور دور سے قریب کرنے کے لئے نماز ہے اس ذریعہ سے ان بدیوں کو دور کیا جاتا ہے اور اس کی بجائے پاک جذبات بھر دیئے جاتے ہیں۔ یہی سر ہے جو کہا گیا ہے کہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا نماز فحشاء یا منکر سے روکتی ہے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۸)

(نظارت اصلاح وارشاد)

صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ ایسے مخلصین احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ کارکنان درجہ اوّل کے لئے بی۔ اے تمام مضامین پاس اور کارکنان درجہ دوم کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک مولوی فاضل ہونی چاہیئے۔ ایسی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ ناظر دیوان صدر کمیشن کو ۳۰/۱۱ تک دفتر نظارت دیوان میں موصول ہو جانی چاہئیں کمیشن کے امتحان کے لئے دینی نصاب انشاء اللہ جلد اخبار الفضل میں اعلان کر دیا جائے گا۔ ٹائپ جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

(ناظر دیوان صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اٹھارہویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے نصاب کی کیسٹس تیار ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے نصاب کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا۔

"جو چھوٹا سا کورس مقرر کیا جائے اس کی کیسٹس تیار کر کے ان بچوں کو بھجوائی جائیں..... اگر ہر بچہ نہیں خرید سکتا تو ایک جماعت کے چار یا پانچ بچے مل کے خریدیں۔ یا جماعت ان کو لے کر دے۔ تو وہ جو تربیتی کلاس ہوگی۔ علماء کی زبان میں وہ گھر گھر میں جاری ہو جائے گی۔ اور سارا سال جماعت کی تربیت کا ایک انتظام ہو جائے گا۔"

(الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۸۲ء)

حضور پُر نور کی اس ہدایت کے پیش نظر نظارت نے اٹھارہویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۸۳ء کے معیار اوّل و دوم کے نصاب (قرآن مجید، عام دینی اور تربیتی امور (قرآن و حدیث کی روشنی میں) کلام اور تاریخ کے مضامین کی دوران تدریس ریکارڈنگ کروالی تھی۔ جس کی کیسٹس تیار ہو چکی ہیں۔

وہ تمام طلباء و طالبات جنہیں یہ کیسٹس درکار ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں کہ انہیں کس معیار کے کس مضمون کی کیسٹ بھجوائی جائے۔ قیمت فی کیسٹ ۳۰ روپے مع ڈاک خرچ ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

کیا ہر جماعت کا ہر کمانیوالا فرد صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی عظیم بابرکت تحریک میں شامل ہے؟

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

مکرم میجر ملک مظفر احمد صاحب مرحوم

میرے بھائی، میرے دوست، میرے محسن میجر ملک مظفر احمد صاحب ۲۲ ستمبر ۸۳ء کو بعمر ۳۹ سال گلف امرکے فضائی حادثہ میں اپنے خالق و مالک سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم ملک خدا بخش صاحب ریٹائرڈ مجسٹریٹ آف ساہیوال کے بڑے صاحبزادے تھے۔ لڑکپن سے نہایت سعید اور صالح تھے۔ خدام الاحمدیہ ساہیوال کے کاموں میں سرگرم رہتے تھے ۱۹۶۶ء میں ایم۔ ایس سی (فزکس) کر کے اسی سال فوج میں کمیشن لیا۔ اکیڈمی سے شمشیر اعزاز اور ٹیکنیکل میڈل حاصل کیا قدرت نے آپکو قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ افسر اور جوان سبھی ان سے محبت کرتے تھے۔ ۱۹۷۶ء میں سٹاف کالج کے داخلہ امتحان میں اوّل آئے ۱۹۷۷ء میں سٹاف کالج کوئٹہ سے گریجوایشن کی اور آرمی کے چیدہ و چنیدہ افسروں میں اوّل قرار پائے۔ ۱۹۸۰ء میں فوج سے استعفیٰ دے کر ابوظہبی ڈیفنس فورسز کی ملازمت اختیار کی اور گذشتہ تین سال سے وہیں مقیم تھے۔ عید پر ملنے آئے تھے کہ واپسی پر محبوب ازل سے بلاوا آگیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو گوناگوں صفات حسنہ سے نوازا تھا۔ آپ نہایت متین اور بالغ نظر تھے۔ صاف اور رسا ذہن رکھتے تھے۔ ہر مسئلہ کو منطقی طریق سے سلجھاتے تھے۔ ادب سے گہرا مس اور شغف تھا۔ شعر و شاعری کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ عالمی و ملکی سیاست پر نہایت گہری نظر تھی۔ کرکٹ کے بہت اچھے کھلاڑی تھے اور کھیل پر نہایت عمدہ تبصرہ کیا کرتے تھے۔

اُن کی سب سے بڑی خوبی حیا تھی۔ یہ خوبی ہر چیز پر غالب تھی۔ نہایت ہمدرد اور گداز دل رکھتے تھے۔ کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھ کر تڑپ اٹھتے اور اپنی بساط سے بڑھ کر مدد کرتے تھے۔ نہایت سعادت مند بیٹے محب اور محبوب بھائی، وفا شعار دوست بڑے ہی شفیق باپ اور بے حد پیار کرنے اور خیال رکھنے والے خاوند تھے۔ اخلاق و اطوار میں حسین کردار اُن کا قابل رشک اور خوش گفتار ایسے کہ محفلوں کی جان۔ سب ان کے بولنے کے منتظر رہتے تھے۔ جو ایک دفعہ اُن سے ملا وہی گرویدہ ہو گیا۔ اور وہ بھی تعلق ایسے نباہتے کہ جیسا حق ہوتا ہے۔

احمدیت کے لئے ان کی غیرت و محبت میں کوئی لچک نہ تھی۔ ہر طرح کی تنگ نظری اور تعصب سے پاک تھے۔ بیحد ذہین و فطین ہوتے ہوئے نہایت منکسر المزاج تھے۔ زندگی مسلسل جدّ و جہد میں گذاری اور زندگی کا ہر حصہ ایک مشن کے تحت صرف کیا۔ اس مجاہد کی خوبیاں ان گنت ہیں اور قلم میں طاقت نہیں کہ احاطہ کر سکے۔ شہید ہمارے خاندان کا ہیرا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت سجانے کے لئے جواں عمری میں اٹھا لیا۔ دل اس کی جدائی کے غم سے لبریز اور آنکھیں خوناب ہیں۔

مرحوم نے بوڑھے والدین کے علاوہ تین بھائی اور دو بہنیں جوان بیوہ اور تین بچے سوگوار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے کی عمر گیارہ سال، بیٹی کی ۸ سال اور چھوٹے بیٹے کی عمر ایک سال ہے

احباب کرام اور صاحب دل بزرگوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم پر اپنے انوار اور رحمتوں کی بارش نازل فرمائے اور پسماندگان بالخصوص عمر رسیدہ والدین بیوہ اور بچوں کو صبر دے اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ

(میجر مبارک احمد نتھو کا سی۔ ایم۔ ایچ۔ لاہور)

سائیکل سوار انصار اللہ رجسٹریشن ضرور کروائیں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر سائیکلوں پر تشریف لانے والے انصار مرکز پہنچتے ہی رجسٹریشن کے لئے مہمان خانہ مستورات (عقب دار الضیافت) تشریف لائیں۔ سائیکلوں کو بحفاظت رکھنے کا انتظام بھی وہیں ہوگا۔ (نائب صدر صف دوم)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اور تم اس رب کی عظمت کو نہ بھول جاؤ جو تمہاری ہر حرکت کو دیکھتا ہے۔ اللہ نہیں محبت کرتا مگر صاف دلوں کے ساتھ اور پاک نفسوں کے ساتھ ... یاد رکھو کہ تم صدق اور اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ کامیاب ہو گے نہ کہ محض باتوں کے ساتھ، اے دانشمندو! اور کامیابی بہرحال تمہاری لاغری پر منحصر ہے اور تم ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ تم سوئی کے ناکہ میں سے گذر جاؤ۔ پس تم اپنی احتیاط کو تقویٰ کے لئے خالص کر دو اور پوری ہمت سے ہاتھ پاؤں مارو اور اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے کوٹھڑیوں کے کونوں میں اور جنگلوں میں جا کر دعاؤں میں خوب محنت کرو۔"

(مواھب الرحمٰن زیر عنوان التعلیم للجماعۃ)

پس غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں ہماری کامیابی کا راز محض مال و جانی قربانیاں پیش کرنے میں نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صدق اور اخلاص اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے میں مضمر ہے۔ ضروری ہے کہ ہم ذکر الٰہی اور عبادت کے شغف کو اس کے نقطۂ عروج تک پہنچائیں اور اس طرح اپنے رب کو راضی کرنے اور اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تا کہ ہماری عبادات اور ہماری دعائیں جناب الٰہی میں مقبول ہو کر اس کی نصرت کو کھینچ لائیں اور اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے غلبۂ اسلام کے مقصد میں ہمیں کامیاب کر دکھائے۔

شکریہ احباب

ان احباب نے دوسرے مستحقین کے نام خطبہ اور روزانہ پرچے جاری کرنے میں امداد فرمائی۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور نفوس میں برکت دے۔ آمین۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

۱۔ امۃ الباسط صاحبہ لندن	۵۷۹-۰۰	۱۷۔ حمیدہ حیات صاحبہ ربوہ	۲۵-۰۰
۲۔ امیر صاحب ضلع گوجرانوالہ	۵۰۰-۰۰	۱۸۔ مکرم خواجہ سرفراز صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ ایک روزانہ پرچہ اور پانچ خطبہ نمبر	۲۰۰-۰۰
۳۔ مسز شاہدہ اکرم	۱۲۵-۰۰		
۴۔ مسز مرزا مبارک احمد صاحب حیدرآباد	۵۰-۰۰	۱۹۔ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب "	۳۵-۰۰
۵۔ ڈاکٹر ناصر احمد صاحب گوجرانوالہ	۵۰-۰۰	۲۰۔ " عبدالحمید صاحب گوندل "	۳۵-۰۰
۶۔ علی مظفر صاحب ربوہ	۵۰-۰۰	۲۱۔ " شفیق احمد صاحب ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ خطبہ نمبر ایک عدد	۳۵-۰۰
۷۔ اشرف صاحب کراچی	۵۰-۰۰		
۸۔ لجنہ اماء اللہ کراچی	۳۵-۰۰	۲۲۔ سید پیر شفیق احمد صاحب بخاری خطبہ نمبر ایک عدد	۳۵-۰۰
۹۔ ڈاکٹر طاہر احمد صاحب کلاسکو یوکے	۳۵-۰۰		
۱۰۔ رضیہ خانم صاحبہ ربوہ	۱۲۵-۰۰	۲۳۔ مبشر احمد صاحب طاہر پیرور "	۳۵-۰۰
۱۱۔ ڈاکٹر محمد امجد صاحب نائیجیریا	۳۵-۰۰	۲۴۔ لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ	۲۵-۰۰
۱۲۔ مبشر احمد صاحب اشرف	۳۵-۰۰	۲۵۔ خواجہ رفیق احمد صاحب ربوہ	۲۰-۰۰
۱۳۔ مرزا عبدالحمید صاحب چغتائی ربوہ	۵۰-۰۰	۲۶۔ لیلیٰ بیگم صاحبہ بذریعہ سید عبدالغنی صاحب ربوہ	۲۰۰-۰۰
۱۴۔ میجر سعید احمد صاحب کراچی	۲۵-۰۰		
۱۵۔ فاروق احمد صاحب "	۳۵-۰۰	۲۷۔ سرفراز صاحب	۱۰-۰۰
۱۶۔ شیخ حمید اللہ صاحب ربوہ	۳۵-۰۰		

یوم تحریک جدید: ۳۱ اکتوبر سے قبل وصولی سو فیصد کرنے کی بھرپور کوشش کریں (دفتر کل مال اوّل)

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول فرمائیے سالانہ چندہ:- صرف 20 روپے : "مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

مجلس انصار اللہ ربوہ کے ایک مستعد اور مخلص رکن اور مجلس انصار اللہ دارالرحمت غربی کے زعیم چوہدری بشیر احمد صاحب سیال ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو پانچ بجے شام ۶۷ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم نے قادیان میں مدرسہ احمدیہ اور پھر جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی اور پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی سند حاصل کی۔ ایک لمبا عرصہ تک پی اے ایف میں ملکی خدمات سرانجام دیں۔ ریٹائر ہونے پر ربوہ میں رہائش اختیار کر لی جہاں اور دینی خدمات کے علاوہ ایک عرصہ تک انسپکٹر اصلاح وارشاد کی حیثیت سے کام کیا۔ وفات کے دن گھر میں چارپائی پر بیٹھ کر انصار اللہ کا کچھ تحریری کام کر رہے تھے کہ اچانک حرکت قلب بند ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے کاغذ اور دوات آپ کے ہاتھ میں ہی رہ گئی۔

۲۳ اکتوبر کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے دعا کرائی مرحوم پیدائشی احمدی تھے آپ کے چھوٹے بھائی مکرم مولوی شمس الدین صاحب سیال اس وقت ناظم انصار اللہ ضلع وہاڑی ہیں۔ سوگوار بیوہ کے علاوہ پسماندگان میں ۴ لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں باقی بچے زیر تعلیم ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

(سلطان احمد پیر کوٹی۔ ربوہ)

نتیجہ امتحانات انصار اللہ مرکزیہ سنہ ۱۹۸۳ء

سال ۱۹۸۳ء کے دوران مرکزی امتحانات انصار اللہ میں مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔

امتحان سہ ماہی اوّل سنہ ۱۹۸۳ء — تعداد کل امتحان دہندگان = ۲۰۳۸

۱۔ مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر	مجلس	دارالرحمت شرقی الف ربوہ	اوّل
۲۔ " صاحبزادہ عبدالسلام صاحب		ایبٹ آباد	دوم
۳۔ " چوہدری نعمت اللہ صاحب		حیدرآباد	سوم

امتحان سہ ماہی دوم سنہ ۱۹۸۳ء — تعداد کل امتحان دہندگان = ۱۵۶۷

۱۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب		دارالرحمت غربی ربوہ	اوّل
۲۔ " صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب		دارالصدر ربوہ	دوم
۳۔ " ماسٹر محمد نواز صاحب اڑو		لاڑکانہ	سوم

امتحان سہ ماہی سوم سنہ ۱۹۸۳ء — تعداد کل امتحان دہندگان = ۱۱۹۸

۱۔ مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب		بہاول پور	اوّل
۲۔ " مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی		احمد نگر	دوم
۳۔ " ملک لطیف احمد صاحب سرور		شیخوپورہ	سوم

اللہ تعالیٰ ان تمام انصار کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین۔

نیز ان تمام صاحبان سے درخواست ہے کہ سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء کے آخری اجلاس سے قبل اپنے انعام سے متعلق خاکسار سے رابطہ قائم فرما کر مشکور فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

- بقیہ خطاب -

فرمایا کہ جو عورتیں پابجیاں اسلامی احکام کی بجاآوری پر پورا نہیں اترتیں ان کے بارے میں بعض اوقات عہدیداران کی طرف سے سختی کا رویہ دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ رویہ درست نہیں۔ تربیت کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اپنائے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی سختی تو بہت ہی ناگزیر اور انتہائی موقع پر کرنی پڑتی ہے۔ حضور نے فرمایا اپنے اللہ کی محبت اور تقویٰ کو نصیحت میں شامل کر دیں۔ اس سے نصیحت قوت اور اثر پائے گی۔

حضور نے فرمایا ہر لجنہ سے ایسی احمدی عورتیں پیدا ہونی چاہئیں جن کا حقیقی طور پر خدا سے تعلق ہو اور تعلق باللہ کی لذت جن کو حاصل ہو۔ حضور نے اس ضمن میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ کی مثالیں بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا ہم نے دنیا میں بہت بڑے بڑے کام کرنے ہیں اس میں سب سے اہم چیز تعلق باللہ والی عورتوں کا پیدا کرنا ہے اسمیں اگرچہ وقت لگے گا مگر اس سمت کام بچپن سے ہی شروع کر دینا چاہیئے۔ اور پھر جو بڑے عبادات کے نتیجے میں اللہ کا قرب حاصل کریں انکو اپنی خوابیں یا الہامات بیان نہیں کرتے پھرنا چاہیئے بلکہ عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنے آپ کو چھپانا چاہیئے حقیقی باخدا آدمی کبھی تکبر میں مبتلا نہیں ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی ہوئی تو آپ خود کو اس قابل ہی نہ سمجھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الہامات ہوئے تو آپ کہا کرتے تھے کہ میں ایک معمولی آدمی اور کہاں خدا کا نبی عیسیٰ! بھلا میں اسکے برابر کس طرح ہو سکتا ہوں

حضور نے فرمایا یہ باتیں بیان کرنا اس لئے ضروری ہے کہ اس راہ میں خطرات بھی ہیں اس لئے اپنی کامیابیوں کو نفس کے کیڑے سے تباہ نہ ہونے دیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندے کی خوشبو کو کبھی تنہا نہیں رہنے دیتا مگر یہ خدا کا کام ہے کہ وہ ظاہر کرے اور اپنی حکمت سے ظاہر کرے۔

حضور نے فرمایا ہم کمزور ہیں جبتک خدا سے تعلق میں اضافہ نہ کریں گے انقلاب برپا نہیں کر سکیں گے۔

ولادت

میرے بھائی سلیم احمد صاحب کارکن حدیقۃ المبشرین کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "عطاء مالک" تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ نومولود کی صحت و تندرستی اور درازی عمر کیلئے دعا کریں

(ناصر احمد کارکن الفضل)

دو کانیں برائے کرایہ

رحمت بازار (ریلوے روڈ) پر واقع دکانیں کرایہ کیلئے خالی ہیں۔

نصیر ٹریڈرز رحمت بازار ربوہ

ذیابیطس (شوگر) کورس Diabetes Course 80/-
موٹاپا کورس Obesity Course 60/-
باڈی بلڈنگ کورس Body Building Course 30/-
ہائی بلڈ پریشر کورس Hypertention Course 100/-
لٹریچر فری۔ ڈاک خرچ -/8 روپے زائد

کیور ٹیو سنٹرز
لاہور: کیور ٹیو سٹورز اینڈ ڈسپنسری سنٹر اچھرہ
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
لاہور: افضل میڈیکل سٹور چوک یتیم خانہ ملتان روڈ
لاہور: بزی بی کمیٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز چوک مغلپورہ
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون ۶۰۶-۶۰۷

قائم شدہ: ۱۹۱۱ء
دواخانہ حکیم نظام جان
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، اٹھڑا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷، پوسٹ بکس: ۲۲۲
ایجنسیز: دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک ربوہ فون ۵۵۸
جلیل دواخانہ، شیخوپورہ
محبوب یونانی دواخانہ مین بازار جہلم